

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 21 نومبر 2011ء بمطابق 24 ذی الحجہ 1432 ہجری شام چھ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝  
وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ  
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنْ آتَبَعَنِي وَإِذَا قَالَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ  
لِأَمْنَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝  
الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

(ترجمہ): بے شک ایمان والے رستگار ہو گئے۔ جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں۔ اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے) نکل جانے والے ہیں۔ اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ ہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں۔ (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب غنی داد خان صاحب 21 تا 25 نومبر 2011; جناب مرید کاظم شاہ صاحب 21 نومبر 2011 کیلئے; جناب ثناء اللہ میا نخیل صاحب 21 نومبر 2011 کیلئے; جناب ڈاکٹر حیدر علی خان 21 نومبر 2011 کیلئے; محمد جاوید عباسی صاحب 21 نومبر تا 5 دسمبر 2011; عنایت اللہ خان جدون صاحب 21 نومبر 2011 کیلئے; جناب اکرم خان درانی صاحب 21 نومبر 2011 کیلئے; جناب وحیدہ الزمان خان 21 نومبر 2011 کیلئے; جناب محمد رشاد خان 21 نومبر 2011 کیلئے; غلام محمد صاحب 21 نومبر 2011 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

### مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a panel of chairmen for the current Session:

1. Mr. Anwar Khan Advocate;
2. Mr. Mukhtiar Ali Khan Advocate;
3. Mr. Israrullah Khan Gandapur; and
4. Mufti Kifayatullah.

### عرضداشتوں کے بارے کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members under the chairmanship of Deputy Speaker, Khushdil Khan:

- 1 Mr. Mukhtiar Ali Khan Advocate;
2. Alhaj Sanaullah Khan Miankhel;
3. Mr. Muhammad Javed Abbasi;
4. Mr. Abdul Akbar Khan;
5. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao; and

6. Ms. Mussarat Shafi Advocate.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، اجازت دے جی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دلته زمونر خور ملگرے مولانا عبید اللہ صاحب چہ مونر سرہ بہ ناست وو، نن ہغہ سیٹ خالی دے او ہغہ پہ حق رسیدلے دے چہ دہغوی د پارہ دلته دعا اوشی۔

جناب سپیکر: جناب مفتی جانان صاحب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے بھائی جو فوت ہو چکے ہیں، ان کیلئے فاتحہ خوانی کریں۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی مولانا عبید اللہ (مرحوم) کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! ----

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب ----

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ستا سو پہ علم کنبے دہ چہ دا حالات دا سے روان دی او دا سے بنکاری چہ د خلقو دا کوشش دے چہ زمونر دا اسمبلی چہ دہ دا چہ د وخت نہ مخکنبے Dissolve کرے شی او دا جمہوری سستم چہ دے، پہ دے باندے د خہ دا سے حالات پیدا شی چہ خدائے مہ کرہ، خدائے مہ کرہ چہ دا بیا Derail شی، پہ دے وجہ مونر درخواست کوؤ د رول سسپنشن د پارہ چہ رول 124 د د رول 240 لاندے سسپنڈ کرے شی او مونر تہ د اجازت را کرے شی چہ مونر دا قرارداد پیش کرو او پہ ہغے باندے بیا مونر بہ خبرے او کرو چہ قرارداد را ورو۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب، زہ یو دوہ خبرے کول غوارمہ۔

جناب سپیکر: جی او درپری چہ د ہاؤس نہ پبنتنہ او کرو نو بیا د ہغے نہ پس خبرہ او کری۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب! مخکنبے پرے زہ یو خبرہ ----

جناب سپیکر: ہلہ کیدے شی چہ تاسو تہ ہاؤس اجازت درکری۔ داسے دہ کنہ امان اللہ خان صاحب!

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب! داسے دہ چہ د دے نہ مخکبے بہ دوئ اپوزیشن پارٹی پہ اعتماد کبے اغستے، دے خل لہ داسے پہ جلدئ کبے، د دے نہ مخکبے لہ ڊیر بہ زمونہ اپوزیشن یا نور ممبران، پارٹی بہ تاسو اعتماد کبے اغستے، دے خل ہغہ ہم نہ دی شوی نو مونہ یو خو دغہ گیلہ رجسٹر کول غوارو جناب سپیکر، دویم دا جناب سپیکر چہ څنگہ بشیر خان خبرہ او کرہ، مونہ دا گنرو چہ دے وخت سرہ د دے څہ ضرورت نشته دے، مونہ ټول پہ جمہوریت باندے یقین ساتو ہم او د جمہوریت خلاف چہ څہ قسمہ ہم دغہ وی، د ہغے بہ مونہ مخالفت کوؤ، جمہوریت تہ چہ څہ خطرہ وی خو جناب سپیکر، مونہ دا گنرو چہ دے وخت سرہ جمہوریت نہ زیاتہ خطرہ چہ دہ، ہغہ حکومت کبے موجود دغہ پارٹیز چہ دی، د ہغوی کارکردگی دہ، دا نہ دہ چہ مونہ د قراردادونہ راولو او د نورو قوتونو چہ دے، د ہغوی دپارہ د دغہ کوؤ، د دے پہ څائے چہ دے طرف تہ حکومت توجہ ورکری دا خپل Energies چہ دی، دا پہ دے باندے صرف کول چہ قرارداد پاس کوؤ او د اسمبلی ممبران راغوارو او پارٹی پہ اعتماد کبے اخلو، د ہغے پہ څائے کہ دوئ خپل کارکردگی طرف تہ توجہ ورکری، نن د Bad Governance چہ کوم مثال دے، ہغہ د دے نہ مخکبے چرتہ پہ تاریخ کبے داسے نہ وو، داسے چہ کوم د بدانتظامی نورے خبرے دی، د عوامو چہ کومے مسئلے دی، ہغہ طرف تہ د توجہ ورکری، دا ایشو بہ ہدو او چتیری نہ، نہ بہ څہ دغہ کیری۔ جناب سپیکر، کہ دا تاسو دغہ کوئ، دوئ لہ دا اجازت ورکوئ یا نو بیا مونہ د دے حصہ نہ شو جو ریدے جناب سپیکر، مونہ بہ بیا واک آؤت کوؤ۔

جناب سپیکر: دا خود ہاؤس Prerogative دہ، د ہاؤس د میجارتی خوبنہ دہ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، کہ دا دغہ وی نو بیا مونہ د ہغے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زما او ستا پہ خوبنہ نہ شی چلیدے، دا د ہاؤس پہ خوبنہ بہ چلیری۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن اسمبلی بمعہ اپنی پارٹی کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، خنگہ چہ سکندر خان خبرہ او کرلہ۔۔۔۔۔  
محترمہ گہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: زہ دا سر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اودریری د ہاؤس نہ زہ اجازت او غوارم، تاسو بیا خبرے کوئی پرے  
کنہ۔

(شور)

محترمہ گہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، نواز شریف صاحب پخپلہ دا خبرہ  
کرے دہ، د فیصل آباد جلسہ کبنے چہ مونر بہ د جمہوریت خلاف خہ کار نہ کوؤ  
او بیا پخپلہ ئے د ہغے خپلے خبرے نفی ئے کرے دہ چہ مونر غوارو چہ دا  
حکومت چہ دے، دا زرتزرہ لارشی او مونر۔ تہ چہ فیصل آباد والوں نے ہاں کردی جناب  
سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریری۔۔۔۔۔

محترمہ گہت یا سمین اور کزئی: مونر ہغہ تولو قوتونو تہ، دا اسمبلی د دے د پارہ وی  
چہ دلته کبنے تہول د صوبے خلق ناست وی او ہغوی بہ د دے فیصلہ کوی چہ آیا  
مونر بہ پہ جمہوریت باندے خو او کہ نہ بیا بہ ہم ہغہ پتھری تہ خو چہ چرتہ بیا د  
مارشل لاء دور بہ راخی؟ جناب سپیکر صاحب، (تالیان) جناب سپیکر  
صاحب، نواز شریف صاحب یو طرف تہ خو د خپل حکومت د تلو واویلا کوی  
لگیا دے او بل طرف تہ دا وائی چہ دا تہول بہ وائند اپ شی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اودریری جی۔ بی بی! تاسو کبنینی۔ آپ بیٹھ جائیں، پہلے میں ہاؤس سے  
اجازت لے لوں پھر آپ بولیں نا، پھر جتنا بول سکتے ہیں بولیں۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members, Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members / Ministers, to please move their resolution.

(تالیاں، شور)

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) } : سپیکر صاحب! بڑی مہربانی، Thank you very much۔ اگر جمہوریت اسی کا نام ہے تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ریزولوشن پہلے موو تو ہونا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اسمبلی نے فیصلہ کر دیا ہے تو مہربانی کر کے سنیں۔ سپیکر صاحب، جب۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، تاسو ما تہ ہاؤس راکرو، زہ ئے وایم دوئی د لگیا وی۔۔۔۔۔

(شور)

قرارداد

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ صوبائی اسمبلی بعض سیاسی عناصر جو عوام میں بددلی پھیلا رہے ہیں، ان کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتی ہے کہ ہم کسی بھی طاقت کو غیر جمہوری طریقے سے تبدیلی لانے کی اجازت نہیں دیں گے اور جو طالع آزما خدا نخواستہ ملک توڑنے اور حکومت پر الزامات لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سینیئر وزیر (بلدیات): ان کو بتادینا چاہتے ہیں کہ یہ جمہوری حکومت ملک کے استحکام اور جمہوریت کی پاسداری کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے کمر بستہ ہے۔ ہر ایشو کو ملک کیلئے خطرناک کہنے والے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ کونسا کردار ادا کر رہے ہیں؟ (تالیاں) یہ صوبائی اسمبلی مطالبہ

کرتی ہے کہ جو لوگ حکومت، عدلیہ، پارلیمنٹ اور قومی اداروں کو کمزور کرنے اور اسمبلی کو توڑنے کی باتیں کرتے ہیں، ان کے ساتھ سیاسی طور پر مقابلہ کیا جائے گا اور انشاء اللہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں گی۔ اگر کسی کو حکومت سے اختلاف ہے تو آئینی راستہ اختیار کرنا چاہیے نہ کہ جمہوریت کے خلاف سازشیں کریں اور ایسا نہ ہو کہ خدا نخواستہ پورا جمہوری سسٹم ہی Derail نہ ہو جائے۔ یہ صوبائی اسمبلی تمام جمہوری قوتوں سے اپیل کرتی ہے کہ موجودہ صورتحال میں ملک مزید افراتفری کا مستحمل نہیں ہو سکتا، لہذا ہم سب جمہوری قوتوں کو اپنے سیاسی اختلافات بالائے طاق رکھ کر جمہوریت کی بقاء کیلئے جدوجہد کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

سپیکر صاحب، پہلے سے قرارداد کبھی مونیٹر کوشش دا کرے دے چہ مونیٹر ہغہ خبرہ چہ مونیٹر وایو چہ دا نن سبا تاسو او گورئی داملکی حالات داسے حالات دی چہ دے حالات تو کبھی زمونہ د اتحاد ضرورت دے، د اتفاق ضرورت دے او مونیٹر غوارو چہ دا اسمبلی چہ دہ، دا خپل آئینی وخت پورہ کری او پہ دیکھنے چہ کوم آئین تائم ور کرے دے، تر ہغے پورے۔ د بعضے خلقو کوشش دا دے چہ ہغہ غیر آئینی طریقے سرہ اسمبلو کبھی داسے حالات پیدا شی، مونیٹر وایو چہ بے شکہ د چاسرہ چہ میجارتی شتہ، پخپلہ د راشی Vote of no confidence د او کری او خپل بل سرے د راولی، مونیٹر د حکومت داسے ہیخ خبرہ نہ کوؤ، مونیٹر دا غوارو چہ اسمبلی چہ دی، دا خپل تائم پورہ کری۔ پہ ملک کبھی چہ کوم حالات دی، پہ دے حالات تو کبھی دا مہنگائی، بے روزگاری دہ، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن دے، پہ ملک کبھی دا حالات دی، پہ دیکھنے مونیٹر کوشش دا کول غوارو چہ مونیٹر یوشو او د دے خیزونو مقابلہ او کرو۔ خاص کرد دے دہشت گردئی حالات تو کبھی او پہ دیکھنے چہ داسے حالات پیدا شی چہ بعضے خلق، خبرہ کیبری چہ ملک ٹوٹ رہا ہے، داسے ملکونہ نہ ماتیری او دومرہ اسانہ خبرہ نہ دہ چہ ملک ٹوٹ رہا ہے۔ تاسو تہ زہ افسوس سرہ وایم، زما پریس والا ورونہ ناست دی چہ ہر چرتہ تاسو تی وی اولگوئی نو اینکر صاحبان وائی چہ بس ملک تو جا رہا ہے، ملک تو ختم ہو گیا، اقتصادی طور پر ختم ہو گیا ہے، ملک میں تولاء اینڈ آرڈر سیچویشن خراب ہے، ملک میں تو مہنگائی ہے، ملک تو ختم ہو رہا ہے، نو سپیکر صاحب، دا قسمہ خبرے چہ دی، دا د ملک د پارہ ہم بنہ نہ دی، دا د عوامو د پارہ ہم بنہ نہ دی او دا بھر

ملکونو سره ہم خبرے اترے کولو باندے سرے دا وائی، ہرچا سرہ چہ بھر  
 ملکونو سرہ خبرے کوئی نو ہغوی دا وائی چہ د دوئی خپل ملک کنبے Stability  
 نشتہ دے، باوجود د دے نہ چہ د خدائے فضل سرہ Two third majority اوس  
 ہم مرکزی حکومت کنبے شتہ او د ہریو صوبے حکومت کنبے ہم Two third  
 majority شتہ، دے حالاتو کنبے داسے خبرے کول او بیا جمہوریت خہ تہ  
 وائی؟ چہ خلقو چا تہ ووت ورکری دے، بے شکہ چہ بیا الیکشن کیری چہ  
 ہرچاتہ ووت ورکوی، ہرخوک بہ خپل کارکردگی بنائی چہ مونر دا کری دی،  
 دا کری دی، زمونر منشور دا وو، دا دا موگتلی دی نو دے نہ پس چہ دیکنبے  
 دا خلق، پنخہ کالہ پس الیکشن کیری چہ ہرخوک راجی، سرپہ سترگو، ہر خوک  
 چہ وی، ہغوی لہ قام ووت ورکوی خودے حالاتو کنبے زما دا خواست دے تول  
 جمہوری قوتونو تہ چہ مہربانی اوکری شہ چہ خپلو کنبے اتفاق و اتحاد او  
 رورولئی سرہ دا پینخہ کالہ پورہ شہ او خلق وائی چہ دا کرپشن، نوزہ تاسوتہ دا  
 وایم سپیکر صاحب چہ زمونر دا قام، زمونر دا عوام دومرہ وین دی Politically  
 چہ ہریو کس چہ زیاتے کوی او کرپشن کوی، ہغہ بیا بل خل اسمبلی تہ نشہ  
 راتلے، چہ بار بار الیکشن اوشی دا اسمبلی بہ پخپلہ چانر شہ او دا خوک پہ  
 زور باندے خلق نہ ختموی چہ دا ختم کری او دوئی راشی او دا د چا پہ تندی  
 باندے ئے لیکلی دی چہ دا کرپٹ دے او دا نہ دے؟ دا خو بہ عوام فیصلہ کوی  
 او عوام چہ کلہ فیصلہ کوی ہغے باندے مونر تول جمہوری قوتونو پہ دے اتفاق  
 کوؤ چہ عوام چاتہ ووت ورکوی ہغہ د راشی او دا پراسس چلیدل غواری۔ تاسو  
 اوگورئی سپیکر صاحب، مونر وایو چہ استیبلشمنٹ Involve دے او فلانے  
 Involve دے، استیبلشمنٹ خوک دے مونر تول استیبلشمنٹ یو، استیبلشمنٹ  
 آسمان نہ نہ دے راغلی، مونر خپلہ دیو بل پینے راکارو، مونر، دا خپل نہ شم  
 وئیلے، دیو بل پرتوگ کوزوؤ چہ یرہ دا ظلم دے او دا دے، دا دے نو بیا سبا  
 گیلہ کوؤ چہ استیبلشمنٹ راغلو، چہ مونر پخپلہ دعوت ورلہ ورکرو، مونر پخپلہ  
 داسے حالت پیدا کرل، مونر پخپلہ داسے خبرے کوؤ چہ ہغہ داسے حالات پیدا  
 شہ چہ استیبلشمنٹ Interference اوکری نو بیا بہ خامخا خوک راجی، نو مونر  
 دا غوارو چہ زمونر دے حالاتو کنبے خپلو کنبے داسے حالات پیدا شہ چہ



زمونر د هر يو سياسى پارټى دا كوشش وى چه جمهوريت د هم دغه شان پاتے شى۔ تاسو ته ياد وى سپيكر صاحب، زمونر، كله چه يو خلور كاله تير شى، يو طالع آزما راشى، Take over او كړى، بيا لس كاله هغه ناست وى، بيا هغه د پاره جدوجهد كوؤ۔ دا ستاسو چه كوم داسه حكومت وو هغه كبنه كړيشن نه وو؟ ما ته د يو كس داسه خبره او كړى، مونر، دا وايو چه دا كړيشن د ټولو نه غټه تباهى ده خو دا كړيشن څنگه به ختميرى؟ چه بيا اليكشن اوشى، بنه خلق به بے شكه راشى نو چا نر به شى، چه چا نر شوى نه وى نو هغه خلق نه شى كيدى، نو زما دا ريكويست د سپيكر صاحب د هاؤس ته Put شى، هاؤس د دا Unanimously پاس كړى چه دا خلقو ته پته اولگى چه مونر، دا غواړو چه دا اسمبلئ د پينځه كاله وخت تير كړى۔ ډيره مهربانى۔

محترمه گلته ياسمين اور كزنى: جناب سپيكر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپيكر: او جى، او۔ او دريرئ يو منټ، دا چه چا دستخطونه كړى دى، اول هغوى، نكته اور كزنى بى بى۔

محترمه گلته ياسمين اور كزنى: تهينك يو، جناب سپيكر صاحب۔

جناب سپيكر: آپ پيش كرنا چاهته هيں كه آپ كى طرف سے وه۔۔۔۔

محترمه گلته ياسمين اور كزنى: جى جناب، انهنون نے جو بات كى هے، قرارداد پر ميرے سائن هيں اور ميں اس كو مطلب Own كرتى هوں اور اس ميں ميں جناب سپيكر صاحب، صرف ايك دو باتيں كرنا ضرورى سمجهتى هوں كه يه جو ناكام سياستدان جو كه جد ه ميں اپنے تمام اثاثے ليكر چلے گے اور جو لوگ، ابھي جنهنون نے شوكت خانم ميهوريل هاسپيٹل كو اپنا ايك وه بنا ديا، يه لوگ جو هيں، مجھے سمجهه نهين آتى هے كه يه كهان سے اتنے صاف ستھرے اور لانڈرى ميں جيسے كوٹ اور كپڑے كلين كر كے آتے هيں تو يه كهنه هيں كه هان جى ايسے سياستدانون كو قبول كريں گے؟ جناب سپيكر صاحب، كل كى بات ميں كرتى هوں، يه آن ريكارڊ اس لئے بهي كر رهى هوں كه ميرے بهائى منور خان نے يه بات كى هے كه هم، اس كو يعنى وه نهين كرنا چاهته هيں، انهنون نے واك آؤٹ كيا، جناب سپيكر صاحب، انهنون نے واك آؤٹ جمهوريت، جمهورى حكومت كے خلاف كيا، وه نهين چاهته كه اس ملك ميں جمهوريت پھلے پھولے كيونكه ان كاليڊر ايك مارشل لاء اور ايك مارشل لاء ايڊمنسٽريٽيوا الحق صاحب كى كو كه كى پيداوار تھے تو اس وجه سے وه نهين چاهته كه اس ملك ميں

جمہوریت پھلے۔ کل وہ خود ہی واویلا کر رہے تھے جناب سپیکر، انہوں نے دو باتیں کل کے جلسے میں کی ہیں، میں نے جو وہ جلسہ دیکھا ہے، ایک تو غلام اسحاق خان مرحوم صاحب کو وہ غلام اسحاق خان، غلام اسحاق کہتے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تہذیب بھی ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کو مرحوم کہہ کر، چاہے جس نے بھی آپ کے ساتھ زیادتی کی ہو، دوسری بات جو انہوں نے کی، چودھری نثار صاحب نے، چودھری نثار صاحب جو اپنے آپ کو اپوزیشن لیڈر سمجھتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ بی بی جو ہے، تو وہ کہاں غائب تھیں 1988 سے لیکر 1994 تک؟ جناب سپیکر صاحب، سیاسی اختلافات، سیاسی وابستگیوں ایک طرف لیکن جو Language ہے، اور جو شہید ہو جاتا ہے اس کے بارے میں ایسی Language استعمال کرنا کسی بھی جمہوری لیڈر کا حق نہیں ہے، حق ہے جناب سپیکر صاحب، کہ وہ جمہوری (تالیاں) کہ وہ جمہوری لہجہ، انداز اپنائیں اور جناب سپیکر صاحب، تیسری بات یہ ہے کہ جناب نواز شریف صاحب ایک ڈینگے کو لیکر اپنی سیاست کر رہے ہیں، میں شہباز شریف کو شاباش دیتا ہوں کہ اس نے ڈینگے کا مقابلہ کیا۔ جناب سپیکر صاحب، اس نے جاکر توپیں اور بند و قیں تو ڈینگے کو نہیں دکھائیں، انہوں نے وہ تو سپرے کرایا، باہر کے ملکوں نے فنڈز دیئے ہیں، ہمارے ملک کے فنڈز اس پر استعمال ہوئے تو جناب سپیکر صاحب، وہ ڈینگے کو اپنی سیاست نہ بنائیں، وہ ملک کے لوگوں کو دیکھیں اور واویلا کرتے ہیں کہ میری حکومت کو دو تین سال پہلے ختم کر دیا گیا ہے اور ابھی کہتے ہیں کہ جی نئے الیکشنز ہونے چاہئیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ میں نے تو اس قرارداد کو چونکہ میرے سائن ہیں، میں نے اس کو Own کیا تو میرے پارلیمانی لیڈر صاحب بھی ابھی اگر کچھ بات کرنا چاہیں گے تو وہ بھی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب، حافظ اختر علی صاحب۔ جس نے۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): یوورہ خبرہ کوم جی، دا زیاتہ بنہ بہ وی چہ تول پیش

کری، دا خبرہ ہغہ وخت پکار دہ کہ بیاتاسو اجازت ور کری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او جی۔

وزیر (اطلاعات): خکہ چہ یر پہ پاکیزگی سرہ دا قرارداد منظوریدل غواہی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔

وزیر اطلاعات: او دا خبرہ چہ ہغہ خلقوتہ اور سی۔

جناب سپیکر: اوس حافظ اختر علی صاحب۔

محترمہ نگہت ماسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ہو گیانا، آپ نے تو سپورٹ کر دیا کہ وہی الفاظ ہیں؟ حافظ اختر علی صاحب کے سائن ہیں تو ان کی طرف سے جی۔

حافظ اختر علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہم دغہ الفاظ ستاسو۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، یقیناً د جمعیت العلماء اسلام د حکومتونو سرہ د پالیسو پہ حوالے سرہ اختلافات ڊیر شتہ دے او پہ خپل خائے دی خود دے وخت کنبے چہ کوم د جموریت د تحفظ خبرہ دہ او یا د جمہوری اقدارو، د ہغے د بقاء خبرہ دہ نو د جمعیت علماء اسلام تاریخ پہ دے بانڈے گواہ دے کہ ہغہ د ایم آر ڊی تحریک دے او کہ ہغہ نور تحریکونہ چلیدلی دی، ہمیشہ د پارہ ہغوی د جمہوری اقدارو د فروغ د پارہ محنت کمرے دے، Struggle کمرے دے او انشاء اللہ دا بہ جاری وی، لہذا دے وخت کنبے چونکہ دا د جمہوری اقدارو خبرہ دہ لہذا بھرپور مونږ دا سپورٹ کوؤ او باقاعدہ زما پہ ہغے دستخط دے۔ زمونږہ د اپوزیشن لیڈر صاحب پہ وینا بانڈے لہذا ہغہ زہ پیش کوم۔

قرارداد: یہ صوبائی اسمبلی بعض سیاسی عناصر جو عوام میں بددلی پھیلا رہے ہیں، کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتی ہے کہ ہم کسی بھی طاقت کو غیر جمہوری طریقہ سے تبدیلی لانے کی اجازت نہیں دیں گے اور جو طالع آزما خدا نخواستہ ملک توڑنے اور حکومت پر الزامات لگا رہے ہیں، ان کو بتادینا چاہتے ہیں کہ یہ جمہوری حکومت ملک کے استحکام اور جمہوریت کی پاسداری کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے کمر بستہ ہے۔ ہر ایشو کو ملک کیلئے خطرناک کہنے والے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ کونسا کردار ادا کر رہے ہیں؟ یہ صوبائی اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ جو لوگ حکومت، عدلیہ، پارلیمنٹ اور قومی اداروں کو کمزور کرنے اور اسمبلی توڑنے کی بات کرتے ہیں، ان کے ساتھ سیاسی طور پر مقابلہ کیا جائے گا اور انشاء اللہ اسمبلی اپنی آئینی مدت پوری کرے گی۔ اگر کسی کو حکومت سے اختلاف ہے تو آئینی راستہ اختیار کرنا چاہیئے نہ کہ جمہوریت کے خلاف سازشیں کریں اور ایسا نہ ہو کہ خدا نخواستہ پورا جمہوری سسٹم Derail نہ ہو جائے۔ یہ صوبائی اسمبلی تمام جمہوری قوتوں سے اپیل کرتی ہے کہ موجودہ صورتحال میں ملک مزید افراتفری کا متحمل نہیں

ہو سکتا، لہذا ہم سب جمہوری قوتوں کو اپنے سیاسی اختلافات بالائے طاق رکھ کر جمہوریت کی بقاء کیلئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب رحیم داد خان صاحب! آپ کے دستخط ہیں تو آپ قرارداد کو سپورٹ کرتے ہیں؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پیش کرنے کی ضرورت شاید نہیں ہوگی، آپ اگر دو باتیں کرنا چاہتے ہیں اس پر تو کہیں۔  
سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، میں سب سے پہلے اس قرارداد کو

سپورٹ کرتا ہوں اور بیا نور دوستانو خبرے او کہے، د ہغوی زہ قدر کوم او چاچہ واک آؤت او کرو او چا داسے منفی انداز کبے خبرے او کہے، پہ ہغے باندے زہ د افسوس اظہار کوم۔ نگہت بی بی خبرہ او کہہ، زہ یر د ہغے شکریہ ادا کوم، خاص کر محترمہ شہید متعلق چہ چودھری نثار کومہ خبرہ کہے وہ، زہ چودھری نثار صاحب نہ دا تپوس کوم چہ ہغے وخت کبے دے کوم خائے کبے وو خو دوئی Agreement کہے وو نواز شریف او پہ ہغے Agreement باندے چہ کوم دے ہغے لار سعودی تہ او پہ ہغے وجہ باندے دوئی نہ آواز اوچت کہو او نہ آواز نی اوچتولے شو، دا ہغے محترمہ وہ چہ ہغے قربانی ور کہہ، چہ ہغے تہ پورہ Threats ملاؤ شوی وو، د ہغے وخت پریذیڈنٹ د طرفہ، د نورو ادارو د طرفہ چہ تہ مہ راخہ خو ہغے وئیل چہ نہ د جمہوریت پہ خاطر باندے زہ راحم او خومرہ چہ قربانی وی، زہ دے جمہوریت د پارہ ور کوم او تاسو او کتل پہ ورومبی خل راتلو سرہ پہ ہغے باندے کارساز دغہ کبے چہ کوم اتیک او شو، پہ ہغے کبے خلور پینخہ سوہ کسان د پاکستان پیپلز پارٹی ور کران شہیدان شو، پہ زرگونو خلق زخمیان شو۔ د ہغے نہ پس بیا پہ پیسنور کبے پہ ہغے باندے اتیک کیدو، بیا پہ پنہی کبے پہ جلسہ کبے ہغے قربانی ور کہہ او شہیدہ شوہ نو دغہ نمونہ او بیا Coalition Government داے این پی، د دوئی ایم پی ایز شہیدان شو، د دوئی پہ لیڈر شپ باندے خودکش حملے اوشوے او اوسہ پورے دغہ خلق د جمہوریت دعویٰ کوی، پہ دوئی اوسہ پورے کوم یو Threat دے؟ کله دوئی د طالبانو دوستان شی، کله د امریکے دوستان شی او

کله د امریکے مخالفت کوی۔ زمونږ دا پالیسی ده که هر یو ملک زمونږ د دے  
 ملک مفاد په خاطر زمونږ سره ملگرتیا کوی، مونږ د هغوی قدر کوؤ او کوم هغه  
 ملک که ځان ته ډیر غټ ملک وائی خو زمونږ د مفاداتو، زمونږ د ملک د  
 مفاداتو مخالفت کوی، مونږ د هغه مذمت کوو۔ زمونږ دا پالیسی ده او غیر  
 جانبدارانہ پالیسی ده۔ مونږ په خپل ملک باندے هیڅ څه قسم سودا نه کوو او  
 څومره پورے چه دوی خبره او کره چه دوی د Deliver کړی، د دے نه نور څومره  
 خلق Deliver کړی چه د دے Terrorism مخالفت څوک کوی؟ دا مرکزی  
 حکومت، دا صوبائی حکومت د دے د پاره، بشیر صاحب ناست دے، میان  
 صاحب ناست دے چه په دوی باندے څومره اټیکونه، د میان صاحب څوے شهید  
 شو، بیا داسے حالات چه کوم آئی ډی پیز راغلل، تیس لاکه نه سیوا، هغه  
 کورونو ته رسول، د هغوی کورونه آبادول، د هغوی سرکونه آبادول، د هغوی  
 وران سکولونه آبادول، د هغه نه پس یو فلډ، د پاکستان تاریخ کبے داسے  
 طوفان نه وو راغله او په هغه باندے چه کومه مقابله دے حکومت د هغه  
 سختو او کره، د هغه مشکلاتو او کره، تراوسه پورے کوم Flood affected  
 چه آفرین وائی په حکومت او شکریه ادا کوی۔ تراوسه پورے مونږ د هغوی سره  
 یو او دے نه علاوه کومے خبرے کیږی، د پنجاب چیف منسټر مرکزی حکومت  
 بدناموی او دا وائی چه خلق Deliver کیږی، بنه پوره Implementation خو  
 صوبے کوی، صوبائی حکومتونه کوی او پنجاب زیاته غټه صوبه ده، 60% خلق  
 په هغه کبے آباد دی۔ دوی څه Deliver کړل، دوی کوم رشوت بند کړو، دوی  
 کوم ډاکے چه کیږی، کوم لوټ مار چه کیږی په هغه باندے دوی څه او کړل؟ خو  
 ډیره د افسوس خبره ده چه دا نه برداشت کوی چه یره دا عوام ترقی او کړی، د  
 عوام بچی د جهالت نه بچ شی او د دوی په لاس کبے ئے چه کوم کلاشنکوف  
 ورکړے وو او دا نه غواړی چه دوی له پین ورکړی په لاس کبے، قلم ورکړی او  
 دوی ته روزگار ملاؤشی او دے رشوت او دے مہنگائی او د دے کومے طریقے  
 سره چه کومے بے روزگاری دی، دا د ختم شی۔ دوی له پکار دا دی چه په دے  
 سخت حالاتو کبے د دے حکومت مرسته او کړی۔ بیا کال یو نیم کال پس چه کوم  
 دا الیکشن راخی، بیا به گورو عوام چاله ووټ ورکوی، چه هر چا له ئے ووټ

ورکرو کہ ہرے یوے پارٹی لہ، مونر بہ ہغہ تسلیموؤ، د عوامو مینڈیت مونر تسلیموؤ او پہ دے چہ مونر ہم پہ دے دغہ باندے راغلیے یو د ہغوی پہ دغہ باندے او پینخہ کالہ انشاء اللہ دا بہ تیروؤ او ستاسو پہ وساطت سرہ ممبرانو صاحبانو تہ دا ریکویسٹ کوؤ چہ دا قرارداد چہ کوم مونر شریک پیش کرے دے، دا پاس کری۔ ڈیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب کے دستخط ہیں، قرارداد میرے خیال میں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر آپ اس پر دو لفظ بولنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ڈیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ رہبتیا خبرہ دہ زما خپل دا خیال وو چہ قرارداد پہ شریک باندے اوشی، ہغہ بہ ڈیر بنہ وی خو چونکہ تاسو اجازت ورکرو او ہر بندہ خپلہ خپلہ خبرہ کوی۔ جناب سپیکر صاحب، داسے نہ دہ چہ گنی دانن کومہ خبرہ روانہ دہ، دافی البدیع دہ یاد یو خو کسانو خواہش دے، دا خان تہ لوئے پس منظر لری او د ہغے پس منظر پہ بنیاد باندے یو د سینٹ الیکشن د دے غت بنیاد دے چہ خلق نہ غواری چہ د سینٹ الیکشن اوشی خکہ چہ د موجودہ کومو خلقو پہ اسمبلو کنبے اکثریت دے او پہ سینٹ کنبے بیا د ہغوی اکثریت راشی نو کہ پہ الیکشن کنبے بیا خوک لوبہ کوی نو د ہغوی لوبہ بہ اثر نہ کوی خکہ چہ د سینٹ اکثریت بہ د دوی پہ لاس کنبے نہ وی، دغہ یو گیم دے چہ سینٹ خود دے ملک د اتحاد یو Symbol دے او د ہغے پہ بنیاد باندے دا یو سازش روان دے۔ د دے د ناکام کولو د پارہ چہ یو طریقہ وی، ہغہ بہ خپلول غواری او کہ ہر یو پارٹی دا خواہش لری چہ گنی سینٹ زما د گوتو اوشی نو بل خل لہ بہ داسے نمبر د بلے پارٹی راخی او بل بہ ورتہ صبر نہ کوی او چہ کومہ پارٹی دا غواری چہ گنی د سینٹ نہ مخکنبے د دا اسمبلی ختمے شی ہغوی لہ دا Surety چا ورکری دہ چہ گنی بیا بہ پہ دے ملک کنبے الیکشنے کیبری؟ چرتہ ہم چہ جمہوری قوتونہ د ہغے قوتونو سرہ ملگری شوے دی چہ د جمہوریت بسترہ ئے گول کرے دہ، ہغہ بیا د ہغوی ہم نہ دے پکار شوی، بیا نہہ نہہ، لس لس کالہ انتظار کوی او وائی راخی بیا اتحاد کوؤ او بیا جمہوریت بحال کوؤ، نو نن کہ د ہغوی مغذو کار او کرو نو دا بہ ڈیرہ بنہ خبرہ وی خکہ چہ وخت دا دے چہ ہر یو پارٹی بالکل پیپلز پارٹی د دے ملک غتہ

پارٹی دہ، ورپسے مسلم لیگ (ن) غتہ پارٹی دہ او دوئی دیوبل د نمبر پہ بنیاد باندے لازمی خبرہ دہ چہ اوس خو پکبنے نوے نوے خبرے ہم پکبنے راعی خو کہ دوئی دیوبل تہ نمبر تہ انتظار او کپی نو دا بہ د جمہوریت مضبوطوالے وی خو کہ دوئی دیوبل نمبر تہ انتظار نہ کوی نو د یو نمبر بہ ہم نہ راعی، دیکبنے بیا د نورو خلقو نمبر شتہ چہ دوئی بہ نمبر انتظار کوی خو دوئی بہ نمبر پسے بہ بیا ارمان کوی، لہذا چہ کوم قوتونہ دا خبرہ کوی، یو دا پس منظر دے او بل پس منظر ئے دا دے چہ نن زمونر پہ ملک کبنے چہ حالات ډیر سازگار دی او دا واحد پہ پاکستان کبنے دا صررتحال جوړ شوے دے چہ کلہ ملک تہ خطرہ پینہ شوے دہ نو دلته سیاسی قیادت او فوجی قیادت یو وی، نن خلق د سیاسی قیادت او د فوجی قیادت ترمینخہ غلط فہمی پیدا کوی او دیو داسے خط پہ سہارا باندے چہ ډیر خلق ورتہ خوشحالیری چہ موجودہ حکومت خو پہ ختمیدو دے، ولے پہ ختمیدو دے؟ دلته مائیک مولن تہ یو خط تلے دے چہ نہ پرے دستخط شتہ، نہ ئے شوک Ownership والا شتہ او ہغہ پخپلہ وائی چہ ماتہ پتہ نشتہ چہ راغلی دے او ہفتہ پس ورباندے الہام اوشو چہ راغلی دے، د دے مطلب دا چہ دا خان تہ یو سازش دے چہ مائیک مولن تہ خط تلے دے نو ورتہ پتہ نہ وہ او بیا چہ ورتہ چا او وئیل نو وائی پتہ راتہ اولگیدہ نو د دے پہ بنیاد چہ د امریکے د طرف نہ دلته چہ دا کوم صورتحال دے، دا د دے د پارہ دے چہ دلته د پاکستان دنہ پول قوتونہ یو خائے شو او متفقہ طور آل پارٹیز کانفرنس اوشو او آل پارٹیز کانفرنس کبنے د ملک د بقاء د پارہ د بھر قوتونو چہ دلته بہ اٹیک کولو او د دے خائے د مفاداتو خلاف دہغے خلاف قرار داد پاس شو، پہ دے بنیاد باندے نن موجودہ حکومت لہ خلق سزا ورکوی چہ دوئی د جمہوریت پہ خاطر پول قوتونہ را جمع کری دی، دلته د افہام و تفہیم فضاء دہ، پول اپوزیشن ئے د خان سرہ ملگرے کرے دے حکمہ نن بھرنی قوتونہ ہم دے حکومت لہ چہ کوم دے سزا ورکوی خو مونر د حکومت خبرہ نہ کوؤ، کیدے شی چہ خلق د حکومت د پالیسی سرہ اختلاف کوی خو دے حکومت لہ چہ کوم عوامو مینڈیت ورکری دے، دا د آئین تقاضا دہ چہ پینخہ کالہ دا حکومت پورہ کری، ہاں کہ پہ مینخ کبنے اسمبلی حکمہ یادوم کہ چرتہ پہ اپوزیشن کبنے اکثریت وی او ہغوی وائی

چه مونبر دلته د vote of no confidence په ذریعہ باندے دا حکومت بدلوؤ،  
 فہما، را میدان ته د شی خو چه کله میان نواز شریف صاحب پرون ډیرے خوږے  
 خبرے کرے دی، خدائے د او کړی چه په هغے ټینگ ولاړ وی، هغه وائی زه به یو  
 هم غیر جمهوری اقدام نه کوم، زه به یو هم غیر آئینی اقدام نه کوم، زه به د  
 جمهوریت د پاسداری د پارہ مکمل قربانی ورکوم نو چه کله د اجتماعی استغیٰ  
 گانو خبره راشی، دا کومه قربانی ده، دا کوم د جمهوریت استحکام دے؟ دا  
 مجموعی استغیٰ ورکول د جمهوریت خلاف سازش دے او چه کوم خلق دا  
 سازش کوی، مونبر جمهوری قوتونه به نیغ په نیغہ د هغوی خلاف ولاړ یو او د  
 هغوی سره مقابلہ کوؤ۔ (تالیاں) او مونبر د دے ځائے نه میان نواز شریف  
 صاحب ته وایو چه ته د دے ځائے د اپوزیشن لیډریے او ته د هغے گاډی چه یو  
 پھپہ ئے چه د اپوزیشن او د جمهوریت گاډے پرے روان وی، که تا دا یو پھپہ  
 پنکچر کره، سبا به نه وایے چه ماد جمهوریت خلاف سازش نه وو کرے، سبا به  
 نه وایے چه دا خلق ما پسه خبرے ولے کوی، نن وخت دے مونبر هم د میان نواز  
 شریف صاحب ملگری یو ځکه چه زمونبر جمهوری ملگری دے، مونبر ورته تجویز  
 پیش کوؤ چه تا ته هر څوک دا تجویز درکوی، تا هم غلط د ځان د پارہ هم  
 استعمالوی او سبا به بیا درته مشکل وی او ملگری به د څوک نه وی نو بنه دا ده  
 که د اوس پورے د څه کړی دی بنه د کړی دی، آئنده د پارہ په بهرنو سازشونو  
 کبے مه راځه، مه د اجتماعی استغیٰ خبره کوه او بیا که څوک د یو خط په  
 ذریعہ باندے چه هغه دا وائی چه حکومت په خطرہ کبے دے او دوی ته چا په  
 خوږ کبے وئیلے وی چه امریکه د چا نه خفه شی، هغه حکومت خامخا ځی، څه  
 پته لگی چه امریکه د چا چا امتحان اخلی، هسے نه چه دا اپوزیشن سبا په دے  
 خفه وی، امریکے نه مائیک مولن بیا وائی چه هغه خط چه کوم راغلی وو، هغه  
 غلط وو نو دوی به بیا څه درسره کوی نو بنه خبره دا ده چه نیغ په نیغہ که څوک  
 هر څه وائی که امریکه وائی که بهرنی قوتونه وائی که د ملک دننه قوتونه وائی  
 چه د جمهوریت ملگری کوی، زمونبر ملگری د سر تاجونه هم دی، څوک چه د  
 جمهوریت دشمنان دی، هغوی د دے ملک هم دشمنان دی، هغوی د دے وطن هم  
 دشمنان دی، مونبر به جمهوری قوتونه نیغ په نیغہ د هغوی مقابلہ کوؤ، هغوی ته



به ولاړ يو او جناب سپيکر صاحب، دلته ذکر خیر اوشو، جمهوریت په سوالونو باندې نه دے راغلی، جمهوریت له هرچا خپله خپله قربانی ورکړې ده او مونږ د ټولو سیاسي قوتونو په دے کبڼے احترام کوؤ، مونږ یو قوت هم داسے نه یادوؤ چه Condemn کوؤ یے، مونږ د ټولو احترام کوؤ او د ډیرے تجربے نه پس دا جمهوریت مضبوط شوے وو ځکه چه دوه ځله د میان نواز شریف صاحب حکومت تلے وو او دوه ځله د پیپلز پارټی حکومت تلے وو نو مونږ وئیل چه دوی د حالاتو نه ډیر څه ایزده کړی دی نو که ډیره سخته هم راځی نو دوی به د جمهوریت خلاف په سازش کبڼے نه شاملیږی، زما یقین دے چه میان نواز شریف صاحب چه دا تر اوسه پورے څلور کاله پورے په حکومت کبڼے ورته خرابتیا نه ښکاریده، هغه وئیل هر څه چه دی خو د جمهوریت د پاره ډیر تهیک دی نو په دے اخیری کال کبڼے څه شرک راپریوت، اخر داسے څه خبره راغله چه څلور کاله ښه وو او دا اوس ښه نه دے؟ چه څلورم بجټ ئے هم پیش کړے دے، پینځم ته د انتظار اوکړی، میان نواز شریف صاحب که اوگتله، مونږ به ورته هارونه واچوؤ، که بل چا اوگتله هغه ته به هارونه واچوؤ خو دے ځل دے قوم مونږ ته هارونه اچولی دی، دا هارونه د برداشت کړی او د اتحاد حکومت د برداشت کړی، زرداری صاحب به صدر وی او دلته چه کوم دے گیلانی صاحب به وزیراعظم وی ځکه چه قوم ووټ ورکړے دے، که سبا ئے بل چا له ووټ ورکړو هغه به تسلیموؤ، دلته منتخب اسمبلی دی، دا به وی او داسے په پاکستان کبڼے نورے منتخب اسمبلی دی، هغه به هم وی، سینټ به هم وی او قومی اسمبلی به هم وی، دا د جمهوریت حسن دے او زه ټولو ملگرو ته خواست کوم، دے ټولو ملگرو ته چه دا کوم کوم د دے ځائے نه لاړو هم، زمونږ د سرتاجونه دی، مونږ ډیر په مینه او په محبت دوی ته وایو چه خدا ئے ته اوگوری، دا وخت به بیا واپس نه راځی، مونږ به خراب یو، زمونږ پالیسو کبڼے به فرق وی، جمهوریت خو خراب نه دے، ته د جمهوریت پیداواریے، اسمبلی خو خرابے نه دی، ته د اسمبلی ممبر یے نو که ته د اسمبلی ممبر یے او جمهوریت ښه دے، د جمهوریت د پاره اودریره او دے اسمبلی د پاره اودریره او چه څوک د اسمبلی ممبر وی او هغه د اسمبلی خلاف وی نو سبا به قوم ته په کومو سترگو باندے ځی؟ چه شته اسمبلی مو خوبنه نه وه

خوبیا موبلے اسمبلی تہ بوخہ چہ دا قوم نروى کم سے کم چہ دغہ خلق خوبیا  
دے اسمبلی تہ راا و نہ لیبری خکھ چہ دا د اسمبلی قابل نہ دی۔ دیرہ مہربانی،  
دیرہ شکریہ۔ والسلام۔

جناب سپیکر: یہ اور یجنل کا پی ابھی میرے ہاتھ میں آگئی تو اس پر اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کے بھی  
سائن ہیں اور قلندر خان لودھی صاحب کے بھی سائن ہیں تو آپ پڑھنا چاہتے ہیں جی یا آپ سپورٹ کرتے  
ہیں؟

جارجی قلندر خان لودھی: جی ہم بات کر لیں گے، پہلے اسرار اللہ صاحب کر لیں۔

جناب سپیکر: جی آپ پہلے، آپ بڑے ہیں، بزرگ ہیں، جارجی قلندر خان لودھی صاحب۔  
جارجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا۔ جناب سپیکر، قرارداد پڑھی بھی گئی اور  
اس پر کافی بحث بھی ہو گئی، میرے سینیئر منسٹرز نے، بشیر بلور صاحب نے بھی بات کی اور رحیم داد خان نے  
بھی بات کی ہے اور میاں صاحب نے بھی کی ہے اور میری نگہت اور کزنئی نے بھی کی ہے، اختر علی صاحب  
نے بھی کر دی ہے، میں تھوڑا سا Confuse ہو گیا ہوں کہ یہ جمہوریت کی باتیں کرنے اور جمہوریت کے  
چیمپین بننے والے جمہوریت کو Derail کرنے کا کیوں سوچ رہے ہیں؟ یہ تو لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہے،  
آئینی حق ہے، جو گورنمنٹ بھی آئے، جو پارٹی بھی آئے جو اکثریت میں آئے گی عوام اسے مینڈیٹ دیتے  
ہیں، جب وہ اکثریت میں آتی ہے اس کا حق ہوتا ہے کہ وہ گورنمنٹ کرے۔ اب وہ کیسے Deliver کرتی  
ہے اس کا حساب وہ عدالت کریگی، پھر وہ عوام کی عدالت میں جائیں گے تو پھر اپنا حساب کتاب دیں گے۔ اگر  
وہ اچھا Deliver نہیں کریں گے تو اسے وہ Reject کریں گے، تو یہ ایک جمہوری طریقہ ہے، آئینی طریقہ ہے،  
اسے چلنا چاہیے اور حکومت کو یا جمہوریت کو Derail کرنے کے ہم تو مخالف ہیں، ہماری پارٹی مخالف ہے،  
ہم اس قرارداد کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن تھوڑی سی بات اس سے ہٹ کر جناب سپیکر، آپ مجھے اجازت  
دیئے تو میں یہ تھوڑی سی، جیسے ایک ڈاکٹر کے پاس روزانہ جب مریض جاتے ہیں اور مرتے ہیں تو ڈاکٹر بڑا  
سخت ہو جاتا ہے، سخت دل ہو جاتا ہے، ساتھ جو کھڑے لو احقین ہوتے ہیں، وہ بڑے روتے ہیں لیکن اسے  
رونا نہیں آتا، کچھ یہی سلسلہ ہماری اسمبلی کے ساتھ بھی ہو گیا ہے۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ ہمارے ایک قیمتی  
بھائی مولانا عبید اللہ Death ہو گئی ہے اور پچھلے سیشن میں وہ ہمارے ساتھ تھے اور بڑی پیاری پیاری باتیں  
کر رہے تھے، درانی صاحب کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ جی آپ ذرا بیٹھ جائیں، آپ ہمارے  
بڑے ہیں، پہلے مجھے بات کرنے دیں۔ بڑے مذہبی آدمی تھے، بڑی پیاری باتیں، میں یہ توقع کر رہا تھا کہ اس

کی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر کھڑا ہوگا، کچھ اس کی خدمات پر بات کریں گے، کچھ ان کے دکھ پر، کچھ ہمارا یہ میسج پہنچے گا ان کے لواحقین کو کہ ہم نے تعزیت کی ہے اسمبلی میں اور ہم اس کے رشتہ داروں کے ساتھ اس کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں تو ہمارے ایک فورم کا پتہ چلے گا کہ ہم کسی فورم میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہماری کچھ Unity ہے۔ افسوس کی بات ہوئی ہے، میری صرف دعا ہوگی اس پر، کسی نے کوئی بات تک نہیں کی کہ ایک آدمی تھا، آٹھ دس آدمی ہم سے چلے گئے ہیں، ہم نے ان کیلئے، پہلے تو ہمارے جذبات تھے، ہم نے مسجد میں بیٹھ کر ان کیلئے قرآن خوانی بھی کی لیکن اب ہم اتنے تھک گئے ہیں یہ دیکھ دیکھ کے، اب اس فورم پر جناب سپیکر، میں کسی کو نہیں کہتا ہے، مجھے اپنا دکھ ہوا ہے اس کا میں اظہار کر رہا ہوں کہ اس فورم پر اس کیلئے تعزیت ہونا چاہیے تھی اور آج کے اجلاس کو ایڈجرن کرنا چاہیے تھا، جیسے آپ پہلے کرتے رہے ہیں لیکن چونکہ قرارداد پیش ہوئی ہے، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں اور ہم اس کے حق میں ہیں، جمہوریت کے ہم حق میں ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ اسرار اللہ خان صاحب! آپ کچھ مختصر سا، اگر دو لفظ بولیں یا پڑھنا چاہتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر میاں صاحب کی خصوصی دعوت پر میں پڑھ لیتا ہوں۔ یہ صوبائی اسمبلی بعض سیاسی عناصر جو عوام میں بددلی پھیلا رہے ہیں، کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتی ہے کہ ہم کسی بھی طاقت کو غیر جمہوری طریقہ سے تبدیلی لانے کی اجازت نہیں دینگے اور جو طالع آزمایا خواستہ ملک توڑنے اور حکومت پر الزامات لگا رہے ہیں، ان کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ جمہوری حکومت ملک کے استحکام اور جمہوریت کی پاسداری کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے کمر بستہ ہے۔ ہر ایشو کو ملک کیلئے خطرناک کہنے والے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ کونسا کردار ادا کر رہے ہیں؟ یہ صوبائی اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ جو لوگ حکومت، عدلیہ، پارلیمنٹ اور قومی اداروں کو کمزور کرنے اور اسمبلی توڑنے کی بات کرتے ہیں، ان کے ساتھ سیاسی طور پر مقابلہ کیا جائے گا اور انشاء اللہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کریں گی۔ اگر کسی کو حکومت کے ساتھ اختلاف ہے تو آئینی راستہ اختیار کرنا چاہیے نہ کہ جمہوریت کے خلاف سازشیں کریں اور ایسا نہ ہو کہ خدا خواستہ پورا جمہوری سسٹم Derail ہو جائے۔ یہ صوبائی اسمبلی تمام جمہوری قوتوں سے اپیل کرتی ہے کہ موجودہ صورتحال میں ملک مزید افراتفری کا مستحمل نہیں ہو سکتا، لہذا

ہم سب جمہوری قوتوں کو اپنے سیاسی اختلافات بالائے طاق رکھ کر جمہوریت کی بقاء کیلئے جدوجہد کرنی چاہیے۔

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Ministers and Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously.

(Applauses)

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) } : جناب سپیکر صاحب! ما۔۔۔۔۔

محترمہ نگت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: One by one, one by one۔ ان کے بعد آپ۔

محترمہ نگت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی بات یہ ہے کہ بزنس تو بہت زیادہ ہے اور یہ بزنس آگے بھی آپ چلائیں گے تو جیسے کہ قلندر خان لودھی صاحب نے بات کی ہے، ہمارا ایک بہت اچھا Colleague ہم سے جدا ہوا ہے تو اگر آج کے سیشن کو اس کی یاد میں ایڈجرن کر دیں تو میرا خیال ہے کہ یہ ایک اچھا Message جائے گا اور ایک اچھی بات ہوگی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! جیسے لودھی صاحب نے بھی فرمایا اور نگت اور کزنئی صاحبہ نے بھی فرمایا، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا اپنا ایک بہت Important ممبر تھا اور اسمبلی میں جو بھی آتا ہے، وہ ہمارا بھائی اور بہت Important ہوتا ہے اور خاص کر مولانا عبید اللہ صاحب جو تھے، وہ ایک بڑے اچھے مقرر تھے اور آپ کو یاد ہوگا سپیکر صاحب کہ جس دن وہ فوت ہوئے، اسی دن انہوں نے یہاں کھڑے ہو کر تقریر کی تھی اور پانچ دس منٹ وہ بولتے رہے اور جب میرے ساتھ ملے تو میں نے کہا کہ آج تو بڑے جذباتی ہو گئے ہو تو انہوں نے مجھے کہا کہ نہیں میں تو بالکل ٹھیک ہوں، تو بد قسمتی تھی کہ وہ بیچارے ایسٹ آباد گئے اور وہاں ان پر Heart attack ہوا، حالانکہ پہلے ان کو کبھی Heart attack بھی نہیں ہوا تھا، ہم ان کیلئے جتنے بھی دعا کیلئے دعا کریں کہ خدا ان کو جنت الفردوس نصیب کرے اور ان کیلئے ہم اور ہماری ساری اسمبلی اور ہماری جتنی بھی ساری پارٹیاں ہیں، وہ اس دکھ درد میں اپنے ان بھائیوں کے ساتھ مکمل شریک ہیں اور

جوان کے پسماندگان ہیں کے ساتھ ہم مکمل طور پر تیجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ برابر، جو بھی ان کو تکلیف ہوئی ہے، اس میں شریک ہیں اور مولانا عبید اللہ صاحب کو بڑے اچھے طریقے سے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے میں یہ درخواست کروں گا کہ ان کے Honour میں آج ہم اگر اسمبلی ایڈجرن کر لیں تو میں شکر گزار ہوں گا کہ ایک اچھا Message جائے ان لوگوں کو، ان عوام کو جنہوں نے اس کو ووٹ دیئے تھے کہ ان کے خاندان کیلئے، جوان کے لوگ وہاں موجود ہیں، ان کیلئے صوبائی اسمبلی کو آج اس کی وجہ سے ہم نے ایڈجرن کیا ہے تو میرے خیال میں زیادہ اچھا Message جائے گا۔

جناب سپیکر: ہاؤس کی مرضی ہے جس طریقے سے آپ کہیں گے، بالکل انشاء اللہ اسی طریقے سے ہم چلیں گے۔ ایک ایٹھ ہے، پرسوں ادھر ایک بہت بڑا Delegation آیا تھا، اگر ہاؤس اجازت دیتی ہے تو اس سلسلے میں کچھ لوگ غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں، طہماش خان نے اس پہ ایک کال ٹینشن بھی لایا ہے، اگر ہاؤس صرف ایک اس کال ٹینشن کی اجازت دیدے تو پھر ہاؤس کو ایڈجرن کریں گے جس طرح آپ، بشیر بلور صاحب۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہمیں کوئی اعتراض نہیں، اگر ہاؤس اجازت دے تو جیسا کہ اس بارے میں ڈسکس بھی ہوا ہے اور جو لوگ اس میں Involve ہیں، جناب طہماش خان کو بھی میں تسلی دیتا ہوں کہ ہم نے بات کی ہے اپنے منسٹر ایگریکلچرل صاحب سے اور انہوں نے یہی کہا کہ ہم انشاء اللہ کل میٹنگ کر رہے ہیں جس میں ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ بھی موجود ہو گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا ان کو یہی جواب پھر دے دیں، یہ کال ٹینشن موؤ کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ میں یہی کہتا ہوں کہ اگر وہ ایک دفعہ شروع ہو گیا تو پھر اسمبلی کے ایڈجرنمنٹ کی بات نہیں ہو سکے گی، تو میری یہ ریکویسٹ ہے آپ سے کہ ہم یہ Message دینا چاہتے ہیں تمام لوگوں کو، جو بھی زمینداران صاحبان ہیں کہ ہم کل میٹنگ کر رہے ہیں، اس کو انشاء اللہ Next Assembly Session میں، جب بھی ہو گا، اسی سیشن میں انشاء اللہ ان کیلئے مکمل طور پر ہمارے ایگریکلچرل منسٹر صاحب اور فوڈ منسٹر صاحب بیٹھ کر جو بھی ایک لائحہ عمل تیار کریں گے، ہم اس قابل ہونگے کہ ہم جواب دے سکیں کیونکہ اگر آج یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کریں گے تو ہمارے پاس اس کیلئے کوئی جواز نہیں ہے تو اس لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کال ٹینشن ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): کال اٹینشن پیش کریں تو ہمارے لئے کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ منسٹر صاحب اس کو جواب دینگے اور وہ کل میٹنگ کر رہے ہیں، اس لئے میری درخواست ہوگی تاکہ یہ Message عوام کو چلا جائے۔ سپیکر صاحب، ہماری درخواست یہ ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ ایسا کریں طہماش خان صاحب! یہ بشیر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ Highlight کریں کہ طہماش خان جو کال اٹینشن لائے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ان کی وجہ سے آج ایڈجرن بھی کر رہے ہیں اور ہم منسٹر صاحب کی مہربانی کہ انہوں نے کہا کہ کل میں نے میٹنگ بلالی ہے اور اس میٹنگ میں انشاء اللہ جو فیصلہ ہوگا، وہ منسٹر یہاں ہاؤس میں کہہ سکیں گے اور جو لوگ اس میں Involve ہیں، ان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ ایک دن صبر کریں تاکہ یہ منسٹر صاحب، فوڈ منسٹر صاحب اور ایگریکلچر منسٹر صاحب بیٹھ کر فیصلہ کریں تاکہ اچھے طریقے سے فیصلہ دے سکیں۔

جناب سپیکر: یہ گنے کی قیمت کے متعلق ہے تاکہ پریس کے لوگ، میڈیا کے دوست سن سکیں۔

ایک آواز: اور یہ آج کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پرسوں کیلئے رکھ رہے ہیں، وہ سارے پرسوں کیلئے رکھ رہے ہیں۔ یہ چونکہ ادھر بہت بڑا Delegation آیا تھا اور ادھر Commitment ہوئی تھی کہ ان کی بات ہاؤس میں اٹھائی جائے گی تو بشیر بلور صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے گنے کے موجودہ سیزن کیلئے نرخ پہ کل میٹنگ ہو رہی ہے، حکومت کی یہ وضاحت آگئی ہے تو اس وقت تک گنے کے زمیندار بھائی انتظار کریں، حکومت کی اس میٹنگ کے بعد ان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے گا اور یہ جو آج کا ایجنڈا ہے، یہ پرسوں کیلئے دوسرا ایجنڈا ہے لیکن کال اٹینشن اس میں یہ لے آئیں گے۔  
The sitting is adjourned till 05:30 pm of Thursday evening, dated 24-11-2011, thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 نومبر 2011 شام ساڑھے پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)